

ناول ابن الوقت کے پیدائش کا جائزہ لیتے

نذیر احمد کی ناول نگاری کا حکر ادوار ماہ ستمبر ۱۹۸۵ء سے سال کے طویل وقفے کے بعد شروع ہونا چاہیے۔ اس دور میں انہوں نے ناول نگاری لکھنے کے جن موضوعات پر اہ راست اپنے ماحول سے استفادے سے معلوم ہوتے ہیں۔ ان ناولوں کے موضوعات و واقعات کا مائزہ انگریزی کہیا نہیں ہے۔ ابن الوقت کی کہانی کو کسی تلفظ سے استفادے جانے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے۔ کہانیاں نذیر نے لکھی ہیں کہ شاید اس کا 'فونٹ' تلفظ فعلی الزکر کے حکر حقیقہ سے کچھ تعلق ہے جس کو ڈاکٹر محمود صادق نے مالک اور نذر کے تلفظ کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔ انہوں نے خود اس کی طرف اشارہ نہیں کیا ہے۔

اس دور کا سب سے اہم ناول ابن الوقت مانا جاتا ہے۔

چونکہ ابن الوقت نذیر احمد کے پہلے دور کے ناولوں کی ہی ایک کہانی ہے۔

اس لئے پہلے اسی ناول کا بیان درست معلوم ہونا چاہیے کہ اس سے پہلے ہی

نذیر احمد نے نورا اور ذوالی کے مسئلہ پر ایک ناول ۱۹۸۵ء میں لکھ لیا ہے۔

ابن الوقت ۱۸۸۸ء میں لکھی ہوئی۔ اس کا سال اشاعت بھی یہی ہے۔

ابن الوقت کے مکتبہ میں نذیر احمد نے اپنی اپنی واقعات

اور وقتی حالات کو بھی لکھ دی ہے۔ اس عقیدے کے لئے نذیر احمد کے حالات کے علاوہ جو

مستقل تفصیلیں بھی شامل کی گئی ہیں اور فصل میں ایک ڈپٹی کلکٹر کی سرگزشت

بیان کی گئی ہے جو کہ فصل میں "عمل اور نذیر" پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

ان فطوں سے نذیر احمد آئندہ اُسے ذرا کے واقعات کی پیشی بھی کی ہے۔

مشرق کے ابن الوقت کے ایک مختصر تعارف سے ہونا ہے۔

ابن الوقت نے طبع میں تعلیم پائی تھی۔ اچھے طالب علموں میں سے تھا۔ کرب

فارسی میں ماہر تھا وہ ریاضی میں کچھ تھا لیکن تاریخ، جغرافیہ، سیاست

اور اخلاق و غیرہ میں اسکی دلچسپی تھی۔ تاریخ سے اس کو خاصی طور سے لگاؤ

تھا۔ نذیر احمد نے ابن الوقت کے اسی شیوے کے متعلق کافی تفصیل سے بیان

کیا ہے۔ وہ خود دار، مدبر، ارادے کا پکا اور فضیلت و نظریات میں اہل تھا۔ وہ

سلفت کو جوئی پر تھی، بالذاتی نتیجے سمجھتا تھا۔ ایسا وہ اگر ہر دن کو

وقت کی نظر سے دیکھتا تھا خواہ وہ کھنپا اور بے حیثیت پوزیشن

میں یہی کہوں نہ ہوں، اگر نری کالج میں اس نے اپنے سفوف کی صحبت سے لیں
 پڑھا تھا، لیکن رہائی کے فضل اس کو اپنی جامعہ نری آئی تھی۔ اس نے
 آئینہ آئینہ اس زبان میں کافی مہارت حاصل کر لی تھی۔ اس کو اگر نری زبان
 کا عمدہ مذاق حاصل ہو گیا تھا کہیں آدا دانہ بولنے کی مہارت نہیں تھی۔

ابن الوقت کی ملاقات نوبل صاحب سے ہوئی ہے۔ نوبل

صاحب لبرل خیال کے اگر نہ تھے، وہ ہندوستانیوں کو قدرت پرستی سے نکال
 کر مغربی معاشرت کے مطابق ڈھالنا چاہتے تھے۔ ابن الوقت کے دل و دماغ میں

اس تہذیب کی سہترہ کا احساس تو شروع ہی سے تھا، نوبل صاحب سے طویل

ملاقاتوں کے بعد نوبل خیال اس کے ذہن میں زیادہ واضح اور راسخ ہو گیا۔

عذرا کا مقام جب ذرا کم ہو اور نوبل صاحب کی حالت کچھ بحال ہوئی تو ان کی

کھبت اور بھی نگر کر ابن الوقت کے سامنے آئی جو نوبل صاحب اور میں

پڑھتے تھے۔ ابن الوقت کی آنکھیں اگر نری تہذیب سے اور بھی خبر

ہو گئیں۔ اس کی جگہ دمک میں وہ اپنی بھلی مذاک کو فراموش کرنا لگا۔

آخر ایک دن اس نے نوبل صاحب کے کہنے پر نوبل کی اصلاح کا معص

مرادہ میں لیا گیا۔ گوکہ وہ اس کے انجام کو سوچ سوچ کر کافی ڈرتا بھی رہا۔ لیکن
نوریل صاحب نے اپنی مناسب دلیلوں سے اس خوف کو اس کے دل سے رفع
کر دیا۔ اور وہ اس ذہنی حالت پر پہنچ گیا کہ وہ ایک دن تنہائی میں اپنے نانا کا
سنتیل کے معلق سوچنے لگا یہاں نذیر احمد نے نفسیاتی رد اور نگاری کی عمود
مثال پیش کی ہے۔ وہ کافی دلچسپ ایسے ہی خیالات میں ڈوب رہا۔ اس کے بعد
نوریل صاحب اور جان نثار کے تعاون سے وہ نئی وضع کا مکمل نمونہ بن گیا۔
اس کی اس وضع سے اس کی قوم ہانک کر اٹھتے اور تعلق کے لوگ
بھی اس سے ناراض ہو گئے۔ اس پر اس کی قوم کی طرف سے کفر کا فتویٰ
جاری ہو گیا۔ لیکن نوریل صاحب ہونے بچنے اپنے اس لیے پروا نہیں کی۔
نوریل صاحب کے پاس ہی اس کا بھی ایک بھلے پرندہ ذہن ان سے آراستہ
بہتر اس قدر تیار ہو گیا۔ اس طرح اس کا رشتہ اپنے مافی سے بالکل کٹ
گیا۔ نوریل صاحب کے جان بچانے کے صلے میں اس کو حکومت کی طرف
سے جاکر سبھی عطیاتی گئی جو انکے باغی زمیندار سے چھین کر انکو
دی گئی تھی۔ اس دوران ابن الوقت کا تعلق انگریزوں کا

کی اعلیٰ سوسائٹی سے اچھی طرح فالیم ہو چکا تھا۔

اس وقت ابن الوفث انگریزوں سے دوکریا گروپ سے

واقفیت میں رکھنا تھا جو قدامت پرست خیال کا تھا جو انگریزوں سے

بند و سناٹوں کے میل جول کو پسند نہیں کرتا اور نہ ہی یہ پسند کرتا کہ

بند و سناٹا انگریزوں کی تہذیب و معاشرت کو اپنا نہیں ہے بلکہ خود بھی کہ یہ تو اہل

صحاب و لائٹ جگتے اور اسی جگہ مسٹر شراب آئے تو انہوں نے ابن الوفث

کو اس وضع و قطع میں دیکھ کر پسند نہیں کیا اور دن بہ دن ابن الوفث کے خلاف

ان کا منہ بھرنا لگا اور ابن الوفث کو مختلف طریقوں سے پریشان کرنا شروع

کیا۔

ابن الوفث کی خودداری کے اس بات کو گوارا نہیں

کیا کہ وہ کلہ صحاب سے معافی مانگے یا سفارشیں رائے۔ تو اہل صحاب نے اس

سے اسکی اپنی وضع کو تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا۔ اسکو تباہی میں اسکو اپنے تہذیب

کی پابندیوں کو کبھی شکر کرتا تھا۔ اس سے پہلے وہ صوفی و صلوات کا پابند

تھا۔ لیکن مسٹر شراب اپنے خلاف لے بل پر اس سے اسی نئی وضع کو

عقود نے یہ مجبور کرنا چاہیے تھا۔ یہ سبب اس کے لئے لکھنے ممکن تھا وہ
 ایک جگہ لکھا ہے کہ وہ خود مختار اور آزاد ہے کہ جس قسم کی وضع چاہیے
 اختیار کرے اس پر اسے اگر کوئی پابندی لگانا چاہے تو یہ اس کی قبول
 ہے۔

ابن الوفا کے پلاٹ میں گہری معنویت ملتی ہے

جو علامتوں میں بیان کی گئی ہے اور واقعات اس کے حکم سے منظر
 ہوئے ہیں۔ نثر احمد نے موضوع سے الگ مباحثے اس میں شامل نہیں کیے
 ہیں اور ناول کو اپنے مناسب عوڑ پر غنم کر دیا ہے۔

ابن الوفا کے پلاٹ کو دلچسپ مرقعوں سے بھی

آراستہ کیا گیا ہے۔ اس میں کہیں منظر نگاری ہی ملتی ہے کہیں ہم
 کم اور مختصر ہے اس ناول کے پلاٹ کو پیرائے بنانے میں نثر احمد کا شگفتہ اور
 دلچسپ انداز تحریر کافی اہم رول ادا کرتا ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ
 ابن الوفا کا پلاٹ بہت ہی کامیاب ہے۔

==